

مولانا خلیل الرحمن قادری۔ راولپنڈی

مسئلہ نزول عیسیٰ بن مریمؑ

مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا تدریجی ارتقا

نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بابت ہم کو ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا ہے جو کہ تو اتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور جن کے راوی متفقہ طور پر ثقہ مانے گئے ہیں اور یہ احادیث متفق علیہ بھی ہیں۔ ان احادیث صحیحہ ہی کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنے اسی عقیدے کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے۔
 ”بیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر ہے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی“
 (رسالہ تشحیذ الافراد قادیان ماہ جون ۱۹۰۶ء)

”سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم پہلی فصل حاشیہ

در حاشیہ ص ۳۷۸/۳۶۱/۲۲۲-۲۲۳)

”اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع افاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم پہلی فصل حاشیہ در حاشیہ ص ۳۶۹/۲۹۹/۳۱۳)
 ان بیانات سے معلوم ہوا کہ نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے جس عقیدے پر اجماع امت تھا۔ مرزا صاحب بھی اسے عقیدے پر قائم تھے جس کی تصدیق ان کے مندرجہ ذیل بیان سے بھی پوری وضاحت کے ساتھ ہو جاتی ہے اور کسی شک و شبہ یا تاویل کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کہتے ہیں:-

”براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا نے اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس عقیدہ پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن اس کے بعد اس کے بارے میں بارش کی طرح وحی نازل ہوئی۔ کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔ اور ساتھ

اس کے صدائے نشان ظہور میں آئے۔ اور زمین اور آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبہ کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں۔ ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ اور میں نے اس پر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآن شریف پر سر من کیا تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی آیت میں سے آئے گا۔ اور جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح صد ہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیث نے مجھے اس بات کے لئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۲۸۔ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام

لاہور ۱۹۵۲ء مطابق ۱۳۷۱ھ)

مندرجہ بالا بیان اس بات کی غمازی بھی کرتا ہے کہ مرزا صاحب کو اپنی مزعومہ وحی الہی کو یقینی ماننے میں بھی تردد ہوتا تھا۔ اور وہ اس کو حق الیقین کے درجے پر وصول نہیں کرتے تھے جو کہ ایک مامور من اللہ کی شان سے بعید ہے۔

مرزا صاحب اپنے اس بیان کی تصدیق میں کہ "خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا" مندرجہ ذیل مزعومہ الہام کو پیش کرتے ہیں:-

یا عیسیٰ اِنِّیْ مَتَوَفِّیْکَ وَرَافَعُکَ اِلَیْ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اَتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلَیْ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ثَلَاثَ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثَلَاثَ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ۔

اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا۔ یا دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو جنت اور بہمان اور برکات کی رو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی

عاجز مراد ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم باب اول حاشیہ ص ۳۶۹/۵۵۴/۳۵۳)

مرزا صاحب کا یہ مزعومہ الہام سورہ آل عمران کی آیت ۵۵ کی تحریف شدہ شکل ہے جس کو مرزا صاحب نے بزرگ خود اپنے اوپر چسپاں کر لیا ہے اور یوں مرزا صاحب تحریف منصبی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ آیت مبارکہ "ج ذیل کی جاتی ہے:-

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مَتَوَفِّیْکَ وَرَافَعُکَ اِلَیْ وَ مَطَّہَّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اَتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلَیْ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ج ذیل

مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون ہ
جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لوں گا تجھ کو اور اٹھانوں گا اپنی طرف اور پاک کردوں گا تجھ کو کافروں سے
اور رکھوں گا ان کو جو تیرے تابع ہیں غالب ان لوگوں پر جو انکار کرتے ہیں قیامت کے دن ایک پھر میری طرف ہے
تم سب کو پھر آنا پھر فیصلہ کردوں گا تم میں جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔
نہ معلوم مرزا صاحب نے لفظ مطہرک (تجھ کو پاک کردوں گا) کیوں حذف کر دیا ہے اس کی وجہ تو وہ خود
ہی جانتے ہوں گے۔

مزید یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ وفات عیسیٰ بن مریم کی خبر اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو نہیں بتائی بلکہ انہوں نے
خود اپنے اجتہاد سے کام لے کر قرآنی آیات اور احادیث سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فوت
ہو چکے ہیں اور اجتہاد میں غلطی کا بھی امکان ہے۔

پھر مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان پر سے نازل ہونے کی خبر احادیث
میں مخیر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ہے لہذا اس خبر کے خلاف کسی اور خبر کی تبلیغ کرنا یقیناً اس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو غلط ثابت کرنا ہے (نعوذ باللہ من ذاک) اور یہ فرمان حق تعالیٰ و ما ینطق عن الھوی
ان ہو الا وحی یوحی۔ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خدا تعالیٰ ہی کا فرمان ہے۔ اور اس طرح حق تعالیٰ کے فرمان
کو بھی غلط ثابت کرنا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بالفرض محال عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان پر سے نازل ہونے کی پیشگوئی
کی صحت میں نعوذ باللہ کچھ احتمال تھا تو پھر اللہ عز وجل اس کی تصحیح اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ
سے ہی فرمادیتا۔ کیونکہ سنت الہیہ یہی جاری تھی۔ کہ اللہ عز وجل انبیاء علیہم السلام و التسلیم کی کسی بھی بات کو
نظر انداز نہیں کرنا تھا۔ بلکہ اسی وقت اسی نبی کے ذریعہ سے اس کی تصحیح فرمادیتا تھا۔ اس وجہ سے کہ نبی کے فرمان
پر اس کی امت کے عقیدہ کا دار و مدار ہوتا ہے۔ لہذا اللہ عز وجل کسی نبی کو بھی کسی غلط عقیدے پر ثابت اور قائم
نہیں رہنے دیتا تھا جیسا کہ نبی کا بھی فرض تھا کہ وہ اپنی امت کو کسی غلط عقیدے پر ثابت اور قائم نہیں رہنے
دیتا تھا۔ چہ جائے کہ پوری امت محمدیہ کو تیرہ سو سال تک اس غلط عقیدے پر قائم رکھا گیا جو کہ اللہ عز وجل کی شان
کبریٰ کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو سال سے زیادہ قبل کا ہے
اور جس کی اطلاع آپ کو بذریعہ وحی دی گئی تھی۔

مرزا صاحب کا گیارہ سال تک اس اجماعی عقیدے پر قائم رہنے کے بعد جس کا اقرار انہوں نے خود بھی
اپنے بیان مندرجہ بالا میں کیا ہے) محض بزم اپنے اجتہاد کے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے وفات پا جانے

کا دعویٰ کرنا اور ان کی مرز عومہ قبر سینگہ (کشمیر) میں ہونے کے انکشاف کا دعویٰ کرنا محض اس لحاظ سے باطل ہو جاتا ہے کہ وہ احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ اگر اس عقیدے کی صحت میں کوئی کمی ہوتی تو اول تو قرون اولیٰ ہی میں اس کی تصحیح ہو جاتی۔ دوم یہ کہ امت کا اجماع کبھی نہیں ہوتا۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ اس دلیل کی رو سے مرزا صاحب کا تیرہ سو سال کے بعد اپنے لئے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جو ان کے اپنے مرز عومہ الہام کامرہون منت ہے اور جو کہ احادیث صحیحہ کے برخلاف اور اجماع امت کے عقیدے سے متصادم ہے قطعاً باطل اور بے بنیاد ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ امت محمدیہ کبھی بھی ایک غلط عقیدے پر اجماعی صورت میں قائم نہیں رہ سکتی تھی اور صلحائے امت اور مقتدر اولیائے عظام اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ ارشاد فرماتے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمارے لئے مشعل راہ تھا۔ پس ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مقام نبوت تک پہنچنے کے لئے تدریجی ارتقار سے کام لیا ان کو بخوبی معلوم تھا کہ امت محمدیہ اول اول ان کی نبوت کو تسلیم نہیں کرے گی اور اسی لئے انہوں نے پہلے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور جب کچھ لوگ اس کے عادی ہو گئے تو گیارہ سال کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی وفات اور مدفن کا پردہ پگینڈہ کر کے اس تدریجی عوامل کو مد نظر رکھ کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ کیونکہ جب تک وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے وفات پابانے کا لوگوں کو یقین نہیں دلاتے ان کے لئے جگہ خالی نہیں ہو سکتی تھی اور جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ مسیح موعود کے مرحلے پر ان کو ماننے لگے ہیں تو دس سال کے بعد یعنی ۱۹۰۱ء میں نبوت کے دعوے کا اعلان کر دیا اور یہ تمام مراحل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمل میں لائے گئے۔

پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ گزشتہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی نے بھی یہ تدریجی ارتقار کے مراحل اختیار نہیں کئے۔ بلکہ یک دم اعلان نبوت ہی کیا اور دعوے کے بعد کبھی بھی منصب نبوت سے سر موٹ کر کوئی دعوت دی بلکہ ہمیشہ اول اور آخر اور ہر حال میں نبی کے منصب پر فائز ہونے کا اعلان کرتے رہے خواہ ان کی کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کی گئی ہو اور یہی بات ایک سچے مامور من اللہ کے شایان شان ہے نہ کہ مرزا صاحب کی طرح جب کہ انہوں نے کہا "بھلا مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خلق اور خلق میں ہمزگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا" مطلب یہ ہے کہ اگر مجھے نبی یا موعود ماننے سے نہیں انکار ہے تو مہدی ہی مان لو۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱) اس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ مرزا صاحب درحقیقت مامور من اللہ نہیں تھے اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اپنا مشن چلا رہے تھے اگر مامور من اللہ ہوتے تو شروع ہی سے نبوت کا دعوے کر دیتے اور آخر تک اسی ایک دعوے پر قائم رہتے =